(منقول از جاء الحق :۱/ ۳۱۸)

۳۔ حنفی مذہب کے جلیل القدر امام کبیر محمود بلخیؒ فرماتے ہیں :"الاذان علی القبر لیس بشیء"، قبر پر اذان دینا کچھ نہیں ہے۔ (منقول از جاء الحق :۱/ ۳۱۸)

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ قبر پر اذان کہنا نہ صرف قرآن وحدیث کے خلاف ہے، بلکہ فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے، اللہ تعالی ہمیں بدعات سے بچنے والا بنائے۔ آمین۔

سوال ۲۔ کیا کوئی بدعت حسنہ بھی ہوتی ہے؟ السائل : نشاط احمد خورد ضلع جہلم

جواب : ہر بدعت سیئہ، قبیحہ، مذمومہ اور ضلالت ہے۔ جیسا کہ

۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"ایاکم و محدثات الامور و کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة" (صحیح مسلم، نسائی) نیز آپ ﷺ نے فرمایا "من احدث فی امرنا ما لیس منه فهورد" "جو شخص ہمارے اس دین میں ایسی چیز نکالے جس کا وجود اس میں نہ ہو وہ مردود ہے" (صحیح مسلم)

۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں :"کل بدعة ضلالة وان رآها الناس حسنة" "ہر بدعت گمراہی ہے۔ خواہ لوگ اس کو حسنہ ہی قرار کیوں نہ دیں" (الابانۃ عن اصول الدیانۃ لابن بطۃ : ۲/ ۱۱۲/ ۲) (السنۃ للالکائیؒ : ۱/ ۲۱/ ۱) (السنۃ لمحمد بن نصر المروزیؒ : ۲۹)

محدث العصر الشیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ تعالی نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے (احکام الجنائز : ۲۵۸)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ہر بدعت مذمومہ اور ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہیں ہے۔

مزید تفصیل کے لیے حرمین شمارہ ۷-۸ میں مضمون بعنوان " آنحضرت ﷺ کا یوم پیدائش اور چند غلط فہمیوں کا ازالہ" کا مطالعہ کریں۔

سوال ۳ : نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل پڑھنا کیسا ہے؟ عبد الرشید قمر لاہور

جواب : نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان تعدادِ رکعات کی تعیین کے بغیر مطلق طور پر یہ نماز نبی کریم ﷺ سے پڑھنا ثابت ہے۔ جیسا کہ

۱۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں "صلیت معه (ای النبی ﷺ) المغرب فلما قضی الصلاة قام یصلی فلم یزل یصلی حتی العشاء ثم خرج" یعنی میں نے (نبی کریم ﷺ) کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی، جب آپ ﷺ نے (نمازِ مغرب) پوری پڑھ لی تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ آپ ﷺ نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نماز عشاء پڑھی پھر آپ ﷺ (مسجد) سے نکلے "(ترمذی : ۲/ ۳۰۷)

(مسند امام احمد : ۵/ ۳۹۱، ۴۰۴)و اللفظ لہ

محدث الشیخ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو "صحیح" قرار دیا ہے۔(ارواء الغلیل : ۲/ ۲۲۲)(صحیح الترغیب والترھیب : ۲۴۱)

اس حدیث کو حافظ منذریؒ مختصراً ان الفاظ کے ساتھ لائے ہیں "اتیت النبی ﷺ فصلیت معه المغرب فصلی الی العشاء" حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ : میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا میں نے آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی پھر آپ ﷺ نے عشاء تک نماز پڑھی۔ اس کو امام نسائیؒ نے روایت کیا ہے اسکی سند "جید" ہے "(الترغیب و الترھیب : ۱/ ۴۰۵)

محدث البانی حفظہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو اپنی کتاب "صحیح الترغیب و الترھیب" میں ذکر کیا ہے۔(۲۴۱)

حافظ ابو محمد شرف الدین عبد المومن ابن خلف الدمیاطی : ۶۱۳-۷۰۵ھ نے بھی اسکو "صحیح" کہا ہے (المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح : ۱۲۰)

ان الفاظ کے ساتھ میں نے یہ حدیث "السنن الصغری" میں نہیں پائی شاید "السنن الکبری" میں ہو۔

۲۔ حضرت انسؓ اللہ تعالی کے فرمان ﴿كانوا قليلاً من الليل مايهجعون﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں "اور اسی طرح ﴿تتجافى جنوبهم عن المضاجع.......﴾ کے بارے میں بھی فرمایا" (ابو داؤد مع عون المعبود : ۴/ ۲۰۴)(مستدرک حاکم : ۲/ ۴۶۷)(سنن کبری بیہقی : ۳/ ۱۹) (ابن جریر : ۲۶/ ۱۹۶) امام حاکمؒ نے اسکو "صحیح" کہا ہے۔ حافظ عراقیؒ نے بھی اسکی سند کو "صحیح" قرار دیا ہے (بحوالہ نیل الاوطار : ۳/ ۶۳)

۳۔ حضرت انسؓ اللہ تعالی کے فرمان ﴿تتجافى جنوبهم ....﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہیں کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں (ابو داؤد مع العون : ۴/ ۲۰۳)

محدث البانی حفظہ اللہ تعالی نے اسکو "صحیح" کہا ہے۔ (صحیح الترغیب : ۲۴۱) اور حافظ عراقیؒ نے اس کی سند کو "جید" قرار دیا ہے۔(بحوالہ نیل الاوطار : ۳/ ۶۲)

امام شوکانیؒ یہ اور کچھ دوسری احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں : "اس باب میں مذکورہ آیات اور احادیث مغرب اور عشاء کے درمیان کثرت سے نماز پڑھنے کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں اکثر احادیث ضعیف ہیں لیکن مجموعہ احادیث سے یہ ضعف اٹھ جاتا ہے۔ خاص کر فضائلِ اعمال میں یہ مقبول ہیں" (نیل الاوطار : ۳/ ۶۳)

حافظ عراقیؒ فرماتے ہیں "وہ صحابہ کرامؓ جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے تھے ان میں عبد اللہ بن